۲ ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ / 26 ستمبر 2025ء

خصائصِ اُمّتِ مصطفیٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّہَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ وَرَحِمَہَا

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان (مرکزی دفتر) جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور


گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com











بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ كَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا ۔ [البقرة143:2]

خالقِ کائنات نے اپنے محبوبِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہ صرف تمام اوصافِ حمیدہ سے نوازا، بلکہ بے شمار ایسی خوبیاں بھی عطا فرمائیں جو سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَات سے لے کر آخری انسان تک... آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علاوہ کسی کو بھی نہیں ملیں۔ اِن اوصاف وکمالات کو "خصائصِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ربِّ ذو الجلال نے رسولِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمّت کو بھی دَسیوں ایسی خوبیاں عطا فرمائیں جو کسی بھی دوسرے نبیِ محتشم کی اُمّت کو عطا نہیں ہوئیں۔ اِن رحمتوں، برکتوں اور خوبیوں کو خصائصِ اُمّتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہَا وَسَلَّمَ وَرَحِمَہَا کہا جاتا ہے۔

خصائصِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعداد اِتنی ہے کہ اُن کا شمار نہیں اور آپ کی اُمّت کو بھی اللہ تعالیٰ نے اِس قدر اعزازات سے نوازا ہے کہ علمائے کرام نے خصائصِ اُمّت کے موضوع پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔[1]

ظاہر ہے کہ یہ انعامات اِس وجہ سے نہیں کہ اُمّتِ مسلمہ کے اعمال بہت زیادہ ہیں یا یہ جسمانی طور پر طاقت ور ہے یا اِس کی عمریں بہت لمبی ہیں؛ کیونکہ اِن تمام باتوں میں پہلی اُمتیں اُمّتِ مسلمہ سے بڑھ کر تھیں... بلکہ یہ اِعزازات صرف اور صرف نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت کی برکت سے ہیں۔ کاش کہ ہمیں اِس نسبت کی قدر نصیب ہو جائے!

شاعر نے نسبتِ مصطفوی کے حوالے سے خوب کہا:

زمانہ چھوٹ جائے رُوٹھ جائے کچھ نہیں پرواہ
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یارسول اللہ!

اگر کوئی تمنّا ہے تو بس اتنی تمنّا ہے
مَیں کہلاؤں دو عالَم میں تمہارا یارسول اللہ!

گزشتہ چار خطباتِ جمعہ میں خصائصِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر ہوا تھا، آج خصائصِ اُمّتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّہَا وَرَحِمَہَا میں سے کچھ کا تذکرہ کیا جائے گا؛ تاکہ ہمارے دلوں میں اپنے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت کی قدر میں اِضافہ ہو اور ہم اِس نسبت کو مزید پختہ کر کے وہ عروج حاصل کر سکیں جو پختہ نسبت والوں کو عطا ہوا تھا۔

---

[1] شیخ سید محمد بن علوی مالکی علیہ الرحمہ کی کتاب خصائص الأمّة المحمّديّة بہت حسین تصنیف ہے۔ یہ کتاب انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔

خاصہ اُمّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہَا وَسَلَّم ... افضلیّت

ماہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام مخلوق سے افضل ہیں، یعنی بارگاہِ ربّ العزت میں آپ کو پوری مخلوق سے زیادہ عزّت ووَجاہت حاصل ہے... آپ کے ساتھ نسبت کی برکت سے آپ کی اُمّت بھی تمام اُمّتوں سے افضل واعلیٰ ہے اور اِسے ربّ العزت کے حضور تمام اُمتوں سے زیادہ اِعزاز وتکریم نصیب ہے۔

افضل وگواہ اُمّت: فرمانِ ربّانی ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ ”اور مسلمانو! بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب سے افضل اُمّت بنایا؛ تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔“[البقرۃ2:143] آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمّتِ مسلمہ کی شان تمام اُمّتوں سے بلند وبالا ہے اور یہ بھی پتا چلا کہ ربّ العزّت کے حضور دُنیا وآخرت میں دوسروں سے متعلق اِس اُمّت کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔ گواہی کی کئی صورتیں ہیں:

⟸ زبان کی حفاظت کرنے والے مسلمان جب کسی میّت کے بارے میں گواہی دیں کہ وہ اچھا آدمی تھا تو اللہ تعالیٰ یہ گواہی قبول فرماتے ہوئے اُس میّت کو جنت عطا فرما دیتا ہے۔(صحیح بخاری، حدیث:1367، ملخصًا)

⟸ محشر میں کفار سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے پاس احکام پہنچانے والے رسول تشریف نہیں لائے تھے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے۔ پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے اِس بارے میں پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے: کفار جھوٹ بول رہے ہیں، ہم نے اِنھیں تبلیغ کی تھی۔ پھر انبیائے کرام سے سوال ہوگا کہ تمہارے حق میں کون گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے: محمدِ مصطفٰے (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمّت ہماری گواہی دے گی۔ اُمّتِ مسلمہ سے پوچھا جائے گا: تمھیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رسولوں نے تبلیغ فرمائی تھی اور ہم نے اپنے آقا کی تصدیق کی ہے۔(سننِ ابن ماجہ، حدیث:4284۔ صحیح بخاری، حدیث:4487، ملخصًا)

کاش! ہمارے اندر یہ شعور بیدار ہو کہ ہماری زبانوں سے نکلنے والی گواہی بارگاہِ ربّ العزّت میں قبول کی جاتی ہے؛ لہٰذا ہم اپنی زبانوں کو جھوٹ، گالی گلوچ، اذیّت رسانی اور دیگر بُری باتوں سے محفوظ رکھیں۔

خیرِ اُمم: باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ... ”تم بہترین اُمّت ہو جسے لوگوں کے سامنے ظاہر کیا گیا... تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو...“[اٰلِ عمرٰن3:110]

آیتِ کریمہ میں اِس اُمّت کو افضل اُمّت قرار دینے کے ساتھ ساتھ یہ تنبیہ بھی فرمائی گئی کہ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اِس اُمّت کا شعار ہونا چاہیے۔ کاش! ہم خود بھی بُرائیوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بُرائی سے روکنے والے بنیں۔

خاصہ اُمّتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہَا وَسَلَّم ... آسان شریعت اور کثرتِ اجر

اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق ومالک ہے، وہ جو چاہے حکم فرمائے، کسی کو بھی اُس کے حکم پر اعتراض کی مجال نہیں۔ اُس نے اپنے معزّز ومکرّم انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے اُمتوں کو جو بھی احکام عطا کیے وہ سب برحق ہیں... تاہم یہ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے میں آپ کی اُمّت کو سب سے زیادہ آسان اور سب سے کامل شریعت عطا فرمائی ہے۔

پھر ایسا نہیں کہ آسان شریعت کی وجہ سے اِس اُمّت کا اجر وثواب کم ہو اور پہلی اُمتوں کو مشکل احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے زیادہ انعام دیا جائے، بلکہ نسبتِ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعزاز ہے کہ سب سے آسان شریعت پر عمل کرنے والے آپ کے اُمتیوں کو قیامت کے دن سب سے زیادہ انعام واکرام سے نوازا جائے گا۔

شریعت کی آسانی: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۔ ”(اے اُمّتِ محبوب!) اللہ تمہاری آسانی چاہتا ہے اور تمہاری دُشواری کو پسند نہیں فرماتا۔“[البقرۃ2:185]

سیدنا مِحْجَن بن اَدرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی رَضِیَ لِھٰذِہِ الْأُمَّۃِ الْیُسْرَ وَ کَرِہَ لَھَا الْعُسْرَ ۔ یعنی ”اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت کے لیے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور اُسے مشکل میں ڈالنے کو ناپسند کیا ہے۔“(معجمِ کبیر، ج:20، ص:298، حدیث:707، اسنادہٗ صحیح)

آسانی کے مظاہر: سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا ہونے والی پاکیزہ ترین، کامل ترین اور آسان ترین شریعت میں گزشتہ شریعتوں کے مشکل احکام کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور مَشَقّت کی صورت میں رُخصتیں عطا کی گئی ہیں۔ مثلاً:

⇐ پہلے حکم تھا کہ کپڑا ناپاک ہو جائے تو اُسے کاٹنا پڑے گا، مگر ہمیں حکم ہے کہ پانی وغیرہ سے پاک کر لو! یہی کافی ہے۔

⇐ قومِ سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَات کو حکم ہوا کہ خود کو قتل کرو! تب معافی ملے گی، مگر ہم پر مہربانی ہوئی کہ شرعی طریقے پر توبہ کر لو! اِسی سے مغفرت ہو جائے گی۔

⇐ گزشتہ قوموں میں مجرم سب کے سامنے رُسوا ہوتے تھے، مگر اِس اُمّت کے گناہ گاروں کی پردہ پوشی فرمائی جاتی ہے۔

⇐ پہلے غلطی اور بھول پر بھی گرفت ہو جاتی تھی، مگر ہم پر یہ احسان ہے کہ بھول اور خطا کی صورت میں کوئی گناہ نہیں (تاہم کچھ احکام میں اِن کا ازالہ لازم ہوتا ہے)۔

⇐ پہلی اُمتیں جہاد کرتیں، مگر دشمنانِ اسلام سے حاصل ہونے والی غنیمت کو استعمال نہیں کر سکتی تھیں، یہ اُمّتِ مصطفویہ کا اِعزاز ہے کہ جہاد کر کے ربِّ کریم سے اجر وانعام بھی پاتی ہے اور دشمنوں سے ملنے والی غنیمت بھی مبارک مال کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

⇐ پہلی قوموں پر پابندی تھی کہ نماز فقط عبادت گاہ میں ہی ادا کرنی ہے، جب کہ ہم کسی بھی پاک جگہ پر نماز ادا کرسکتے ہیں۔

⇐ طہارت حاصل کرنے کے لیے پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو ہمیں تیمُّم کی سہولت عطا کی گئی ہے۔

⇐ شدید بیمار اور شرعی مسافر کے لیے رمضان کا روزہ چھوڑنے اور بعد میں قضا کرنے کی اجازت ہے۔ بوڑھے شخص اور دائمی مریض پر قضا بھی لازم نہیں، یہ فدیہ ادا کردیں تو وہی روزے کی جگہ کافی ہوگا۔

⇐ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اُس کے لیے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے کی وُسعت ہے۔ شرعی سفر میں نماز کو قصر کرنے (چار رکعتی فرائض کو دو رکعات) پڑھنے کا حکم ہے۔

کثرتِ اجر: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کیا کہ اُمّتِ مصطفویہ کو ملنے والے اجر و اِنعام پر یہود و نصاریٰ غصّے میں آکر کہنے لگے:[1] نَحۡنُ أَكۡثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً۔ یعنی اے اللہ! ہماری عمریں لمبی ہیں اور اعمال زیادہ ہیں، جب کہ اُمّتِ مسلمہ کی عمریں کم ہیں اور اعمال آسان ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑے بھی ہیں... اِس کے باوُجود اِنھیں اجر و ثواب ہم سے زیادہ ملا ہے، وہ کیوں؟ ربِّ کریم نے فرمایا: هَلۡ ظَلَمۡتُكُمۡ مِّنۡ حَقِّكُمۡ شَيۡئًا؟ "کیا مَیں نے تمہیں تمہارے حق سے کم دیا ہے (تمہیں ملنے والا اجر و ثواب تمہارے اعمال سے کم ہے)؟" وہ کہیں گے: نہیں۔ (ہمیں پورا ملا ہے، مگر اِنھیں زیادہ کیوں عطا ہوا ہے؟) ربِّ کریم فرمائے گا: فَإِنَّهُ فَضۡلِي أُعۡطِيهِ مَنۡ شِئۡتُ۔ "یقیناً یہ میرا فضل و کرم ہے، مَیں جسے چاہوں عطا کروں۔" (صحیح بخاری، حدیث: 3459)

یہ نسبتِ محمدیّہ کا اعزاز و اکرام ہی ہے کہ آسان ترین شریعت کے باوُجود اِس اُمّت کو ایک نیکی پر دس گنا سے سات سو گنا تک، بلکہ کبھی اِس سے بھی زیادہ اِنعام و اِکرام سے نوازا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7501۔ سننِ ابن ماجہ، حدیث: 1638)

لمحۂ فکریہ: ہمارے دَور میں شریعتِ مبارکہ پر عمل کے حوالے سے جو سُستی و نالائقی ہے وہ سب جانتے ہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ لوگ یہ بہانہ بھی بناتے ہیں کہ "اِس دَور میں دین پر چلنا بہت مشکل ہے"، مزید یہ کہ آسانی اور مشکل کا معیار بھی از خود طے کرلیتے ہیں اور جو حکم اپنے مفادات کے خلاف ہو اُسے مشکل کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسان ترین شریعت عطا فرمائی، پھر اُس پر بیشتر ثواب کی بشارت سے نوازا... اِس کے باوُجود ہم شریعت پر عمل نہیں کرتے اور اُلٹا مشکل ہونے کا بہانہ بناتے ہیں۔ شریعتِ مصطفویہ ہرگز مشکل نہیں، تاہم اِس پر عمل کے لیے خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ نیز کیا مشکل ہے اور کیا آسان ہے؟ اِس کی وضاحت بھی شرعی اُصولوں سے ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ رحمتِ الٰہی پانے کے لیے دل و جان سے اپنے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شریعتِ مطہرہ پر عمل کریں۔

---

[1] وَلَعَلَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ ذٰلِكَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ، وَقَدۡ حَكٰى عَنۡهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِصِيۡغَةِ الۡمَاضِيۡ لِتَحَقُّقِ ذٰلِكَ، أَوۡ صَدَرَ عَنۡهُمۡ مِثۡلَ ذٰلِكَ لَمَّا اطَّلَعُوۡا عَلٰى فَضَائِلِ هٰذِهِ الۡأُمَّةِ فِيۡ كُتُبِهِمۡ أَوۡ عَلٰى أَلۡسِنَةِ رُسُلِهِمۡ۔ (مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث: 6283)

خاصہ اُمّتِ مصطفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهَا وَسَلَّم... مختلف ذرائع سے مغفرت

ربِّ کریم کسی پر بھی ظلم نہیں فرماتا۔ نہ تو کسی کو بغیر جُرم کے سزا دیتا ہے، نہ ہی اُس کے جُرم سے زیادہ عذاب فرماتا ہے... تاہم وہ جس پر چاہے رحمت فرماتا ہے اور بغیر سبب کے یا کسی معمولی چیز کو ذریعہ بنا کر گناہوں کی معافی عطا کر دیتا ہے۔

مصطفٰی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی اُمّت کی انفرادی شان ہے کہ اِس کے ساتھ ربِّ کریم خاص فضل و کرم والا معاملہ فرماتا ہے۔ اِس اُمّت کو ارحم الراحمین نے مغفرت کے بہت سے بہانے عطا کیے ہیں، مثلاً:

- کئی ایسے اوقات عطا ہوئے ہیں جن میں عَفو و رحمت کی بارش مُوسلا دھار برستی ہے، جیسے شبِ قدر اور رمضان المبارک کے باقی دن راتیں، ہر رات کا آخری پہر اور شبِ برات وغیرہ۔
- نمازوں اور دیگر نیکیوں کی برکت سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ھود11:114)
- مشکلات، تکلیفیں اور آزمائشیں مغفرت کا ذریعہ بن جاتی ہیں، حتّٰی کہ پاؤں میں کانٹا چبھے اور مومن اُس پر صبر کرتے ہوئے ثواب کا اُمّید وار بنے تو وہ بھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:5642)
- اِس اُمّت کی قبر میں آزمائش ہوتی ہے؛ تاکہ وہ مغفرت اور بلندیِ درجات کا وسیلہ بن جائے۔ (صحیح مسلم:2867 مع شرحہ)
- دوسرے مسلمانوں کی دُعاؤں سے بھی رحمت و مغفرت عطا ہو جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:1631، ملخصًا)

سیدنا ابو موسٰی عبد اللہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: أُمَّتِي هٰذِهِ أُمَّةٌ مَّرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔[1] یعنی ”میری اُمّت اُمّتِ مرحومہ ہے (اِس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے؛ کیونکہ اِس کا نبی تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آیا ہے)، اِسے آخرت میں (باقیوں کی طرح سخت) عذاب نہیں ہوگا، اِس کی (زیادہ تر) سزا دُنیا میں ہی فتنوں، زلزلوں اور قتلِ ناحق کے ذریعے ہو جائے گی۔“

(سُننِ ابو داود، حدیث:4278۔ مسند احمد، حدیث:19678۔ المستدرک، حدیث:8372، صحّحہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

اِس وقت ہمارے سیلاب زدہ بہن بھائی اور اہلِ غزّہ وغیرہ مظلوم مسلمان جس کوفت میں ہیں اُس پر ہم بہت دُکھی ہیں اور اُن کے لیے عافیت و سلامتی کی دُعا کرتے ہیں، لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ اگر مسلمان اِن حالات میں صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اُس سے ثواب کی اُمّید رکھے تو یہ اُمور اُس کے لیے دونوں جہان کی بھلائی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

---

[1] (أُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ) أَيْ: رَحْمَةٌ زَائِدَةٌ عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ؛ لِكَوْنِ نَبِيِّهِمْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، بَلْ مُسَمًّى بِ"نَبِيِّ الرَّحْمَةِ"، وَهُمْ خَيْرُ أُمَّةٍ. (لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ) أَيْ: شَدِيْدٌ (فِي الْآخِرَةِ) بَلْ غَالِبُ عَذَابِهِمْ أَنَّهُمْ مُجْزِيُّوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ فِي الدُّنْيَا بِالْمِحَنِ وَالْأَمْرَاضِ وَأَنْوَاعِ الْبَلَايَا.
(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، تحت الحدیث:5374)

خاصۂ اُمّتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلٰی نَبِیِّہَا وَسَلَّم ... ہلاکت و غلبۂ کفار سے حفاظت

گزشتہ کئی اُمتیں دُشمنانِ دین کے ساتھ مقابلے میں اِس طرح مغلوب ہوئیں کہ اُن کا نام ونشان مٹ گیا، جب کہ سرورِ عالم ﷺ کے اعزاز کے لیے آپ کی اُمّت پر ربّ العزّت کا یہ کرم ہے کہ دشمنانِ اسلام نہ تو پہلے کبھی مسلمانوں کو مکمل طور پر تباہ کر سکے ہیں اور نہ ہی قیامت تک ایسا کر سکیں گے، تاہم آزمائش کے لیے عُروج وزوال آتا رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔

سیدنا خَبّاب بن اَرَتّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ بہت طویل نماز پڑھی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس حوالے سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا (مفہوم): "مَیں نے نماز میں ربِّ کریم سے اپنی اُمّت کے لیے تین چیزوں کا سوال کیا تو اُس نے میری دو دُعائیں قبول فرما لیں اور ایک دُعا کرنے سے روک دیا۔" حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا:

1) سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ، فَأَعْطَانِيهَا ۔ یعنی "مَیں نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری اُمّت کو قحط سالی (اور وبا وغیرہ) سے مکمّل طور پر ہلاک نہ فرمائے! تو اُس نے میری یہ دُعا قبول فرما لی۔"

2) وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا ۔ یعنی "مَیں نے التجا کی کہ اللہ تعالیٰ میری اُمّت پر کفار کو مسلّط نہ فرمائے (کبھی بھی ایسا نہ ہو کہ کفار میری اُمّت کو مکمل طور پر تباہ کر دیں اور کفر چھا جائے)! اللہ کریم نے مجھے یہ بھی عطا فرما دیا۔"

3) وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ، فَمَنَعَنِيهَا ۔ یعنی "میری چاہت تھی کہ اُمّت کی آپس میں لڑائی اور خون ریزی نہ ہو! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دُعا کرنے سے روک دیا۔" (ربِّ ذوالجلال کو یہ بھی گوارا نہیں تھا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی دُعا کو ردّ فرمائے اور اُس کے طے شدہ فیصلے میں تبدیلی بھی نہیں ہو سکتی؛ لہٰذا اُس نے حضور کو دُعا کرنے سے روک دیا)

(جامع ترمذی، حدیث: 2175، حدیث صحیح۔ ورواہ أحمد فی مسندہ عن سیدنا معاذ، رقم: 22108 وابن ماجۃ عنہ، رقم: 3951)

اِس حدیثِ مبارک میں اُمّت کے لیے خوش خبری بھی ہے اور ایک عظیم غیبی خبر و تربیت بھی۔ بشارت یہ ہے کہ اُمّت پر کبھی بھی کفار کا اِس طرح غلبہ نہیں ہو گا کہ وہ اُمّت کا نام ونشان مٹا دیں... اور خبرِ غیب یہ کہ اُمّت کی تباہی اور زوال ہمیشہ باہمی لڑائیوں اور آپس کی نااتفاقی سے ہو گا۔

موجودہ عالمی حالات میں یہ حدیث نہایت شان دار تربیت عطا کرتی ہے۔ حالیہ تنزّل و ذلّت کی بنیادی وجہ اُمّت کی باہمی نااتفاقی ہے، اگر اُمّت اجتماعی مفادات کے لیے متّحد ہو جائے تو اسرائیل کو درندگی کی جرأت ہو، نہ ہی بھارت کشمیریوں پر ظلم کی جسارت کرے۔ حد تو یہ ہے کہ غزہ کی تباہی کے بعد بھی مسلم حکمران اسرائیل کے ساتھ جہاد تو کجا! اُس کا بائیکاٹ کرنے کے لیے بھی تیار نہیں۔

17 ستمبر (2025ء) کو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دفاعی معاہدہ طے پایا کہ دونوں ممالک میں سے ایک پر حملہ کو دونوں سے جنگ تصوّر کیا جائے گا۔ کاش! تمام اسلامی ممالک آپس میں ایسے ہی اتّحاد کا عملی مظاہرہ کریں تو اُمّت کو دوبارہ عروج نصیب ہو جائے!

اُمّتِ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہَا وَسَلَّم کے اُخروی خصائص

دُنیا میں بھی رحمتِ عالَم ﷺ کے اعزازات بے شمار ہیں، مگر جو عزّت آخرت میں عطا ہو گی اُس کے کیا ہی کہنے! آپ ﷺ کے ساتھ نسبت کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ کو بھی آخرت میں خصوصی فضل سے نوازا جائے گا۔ کچھ اُمور کا تذکرہ ہو چکا، چند مزید یہ ہیں:

⇐ اُمّتِ مصطفویہ تمام اہلِ محشر میں منفرد و ممتاز ہو گی، وہ یوں کہ وُضو کی برکت سے اُن کے چہرے بھی چمک رہے ہوں گے اور اُن کے دیگر اعضائے وُضو بھی روشن ہوں گے۔[1] حتّٰی کہ دیگر اُمّتیں (رشک کرتے ہوئے) کہیں گی: (اگر نُبوّت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو) قریب تھا یہ ساری اُمّت ہی انبیا ہو جاتی۔[2]

⇐ سیدِ عالَم ﷺ اور آپ کے صدقے میں آپ کی اُمّت قیامت کے دن بلندی پر، سب سے اُوپر ہوں گے۔[3]

⇐ نبیِ کریم ﷺ کی شفاعت سے حساب و کتاب شروع ہونے کے بعد سب سے پہلے اُمّتِ مسلمہ سے ہی حساب لیا جائے گا۔[4]

⇐ حضورِ اقدس ﷺ کی اُمّت سے ستّر ہزار افراد کو بغیر حساب لیے جنت عطا کی جائے گی، اِن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور اِن کے طفیل ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار ہوں گے، نیز رب کریم اِن کے علاوہ بھی تین جماعتوں کو بلا حساب جنّت عطا فرمائے گا اور اُن کی تعداد وہی جانتا ہے۔[5]

⇐ نبیِ کریم ﷺ اپنی نگرانی میں اپنی اُمّت کو دیگر تمام اُمتوں سے پہلے پُل صراط سے گزاریں گے[6] اور وہاں اُمّتِ مسلمہ کو خاص نور عطا کیا جائے گا۔[7]

⇐ جنت میں سب سے پہلے رسولِ کریم ﷺ جلوہ گر ہوں گے اور اُمتوں میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی اُمّت داخل ہو گی۔[8]

⇐ جنّت میں مسلمانوں کی تعداد تمام اُمتوں سے زیادہ ہو گی۔ 120 مجموعی صفوں میں سے 80 صفیں محبوبِ خدا ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں کی ہوں گی۔[9]

---

[1] صحیح بخاری، حدیث: 136

[2] مسند احمد، حدیث: 2546، 2692

[3] مسند احمد، حدیث: 14721۔ فتاوی رضویہ، ج: 30، ص: 216، 217

[4] صحیح مسلم، حدیث: 856

[5] صحیح بخاری، حدیث: 6472۔ مسند احمد، حدیث: 1706

[6] صحیح بخاری، حدیث: 806

[7] التحریم 8:66

[8] معجم اوسط، ج: 1، ص: 289، حدیث: 942

[9] جامع ترمذی، حدیث: 2546

حرفِ آخر: نسبت کی برکت سے اُمّت پر رحمت

خالقِ کائنات جلّ مجدہٗ کی اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کے ساتھ محبّت ایسی بے مثال ہے کہ مخلوق اُس کی حقیقت کا تصوُّر بھی نہیں کر سکتی اور ربِّ کریم کی اپنے حبیب ﷺ پر نوازشات اتنی بے حساب ہیں کہ خَلق اُن کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔

عنایاتِ ربّانی کی ایک جھلک نبیِ رحمت ﷺ کو عطا ہونے والے خصائص ہیں۔ مالکِ مہربان جلّ مجدہٗ نے آپ ﷺ کی اُمّت کو بھی متعدد خصائص سے نوازا ہے، کچھ کا ظہور دُنیا میں ہے اور بہت ساری خصوصیات آخرت میں ظاہر ہوں گی۔

یہ ساری رحمتیں قوّت و طاقت، اعمال کی کثرت یا لمبی عمر کی وجہ سے نہیں؛ یہ چیزیں گزشتہ اُمتوں کو ہم سے زیادہ عطا ہوئی تھیں، بلکہ یہ تمام تر کرم نوازیاں جانِ کائنات ﷺ کے قدموں کے ساتھ نسبت کی وجہ سے ہیں۔

امامِ اہلِ سنّت، پیکرِ عشق و محبت، چشمۂ علم و حکمت، امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

عطائے اَرَب، جلائے کَرَب، فُیوض عجب، بَغیر طلب

یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب! بَربِّ جہاں تمہارے لیے [1]

یہ بات ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے دلوں سے نسبتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے اور یہی اُمّت کے تنزُّل و زوال کی اصل وجہ ہے۔

نسبتِ مصطفویہ کی قدر دانی کا جذبہ پروان چڑھانے کے لیے آج کے خطبہ میں اُمّتِ مسلمہ کے چند عظیم خصائص کا تذکرہ کیا گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ:

1) سرورِ کونین ﷺ کی اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل ہے اور اِسے ربِّ کریم کے حضور سب سے زیادہ اِعزاز و تکریم نصیب ہے۔

ماہِ ربیع الآخر کا آغاز ہو چکا ہے، اِس کی مناسبت سے محبّت کے رنگ میں ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَات کی صف میں صاحبِ معراج ﷺ جیسا کوئی نہیں اور اُمّتوں کے اولیا کی صف میں فیضِ عالَم داتا گنج بخش علی ہجویری اور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی جیسا کوئی نہیں۔

یہ اُصولی بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ جن کا عہدہ بڑا ہو اُن کی ذمّہ داری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ بارگاہِ ربّ العزت میں ہمارا مرتبہ سب سے اُونچا ہے تو ہمیں گناہوں اور گھٹیا کاموں سے بچنے کا اہتمام بھی سب سے زیادہ کرنا چاہیے۔

---

[1] ارب: 100 کروڑ۔ جلائے کَرَب: غموں سے رہائی۔ یعنی اُمّتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہیں، غم دُور کیے جاتے ہیں، بغیر مانگے عجیب و غریب فیض نصیب ہوتے ہیں، ربّ تعالیٰ کی یہ رحمت کس وجہ سے ہے؟ قسم بخدا، یا رسول اللہ! صرف آپ کے ساتھ نسبت کی برکت سے ہے۔

2) ارحم الراحمین نے اُمّتِ مسلمہ کو آسان ترین اور کامل ترین شریعت عطا فرمائی ہے، لطف یہ کہ روزِ قیامت اِس پر عمل کرنے کا اجر وانعام بھی سب سے زیادہ عطا کیا جائے گا۔

اِس کرم کا تقاضا ہے کہ ہم کام چوری کے بہانے بنانے کے بجائے دل و جان سے نبیِ کریم ﷺ کی شریعتِ مبارکہ پر عمل کریں اور دونوں جہان کی رحمتیں سمیٹیں۔

3) نبیِ آخر الزمان ﷺ کی اُمّت پر یہ خاص رحمت ہے کہ اِس کے گناہوں کی معافی کے لیے ربِّ کریم نے کئی اسباب رکھے ہیں:

- عَفْو و رحمت والے خاص اوقات کی عطا
- حَسَنات کے ذریعے سَیِّئات کی مُعافی
- تکلیفوں اور آزمائشوں پر صبر کی برکت سے مغفرت
- اپنی اور دوسروں کی دُعاؤں کے سبب درگزر

یہ سب رحمت سے نوازنے کے طریقے ہیں؛ تاکہ محبوب پیارے کی اُمّت کی دُنیا میں ہی معافی ہو جائے اور آخرت کے سخت عذاب سے محفوظ رہے۔

4) آخرت میں بھی اُمّت کی خاص عزت افزائی ہو گی اور دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت کو بھرے محشر میں دکھایا جائے گا۔

5) سیدِ انس و جان ﷺ کی دُعا قبول فرماتے ہوئے ربِّ کریم نے یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ وہ کبھی بھی کفار کو مسلمانوں پر غالب نہیں ہونے دے گا، ایسا نہ ہوا ہے نہ ہو گا کہ اُمّت کا نام و نشان مٹ جائے... تاہم نبیِ رحمت ﷺ نے یہ غیبی خبر عطا فرمائی کہ اُمّت کی تباہی باہمی لڑائیوں اور نااتفاقی کی وجہ سے ہو گی۔

اِس سے سبق لیتے ہوئے اُمّتِ مسلمہ کو اجتماعی مفادات کے لیے متّحد ہونا چاہیے۔ یہ نااتفاقی کا ہی نتیجہ ہے کہ اسرائیل اور امریکہ وحشی درندوں کی طرح دندناتے پھر رہے ہیں اور کوئی اُن کا راستہ روکنے والا نہیں ہے۔ اگر اُمّتِ مسلمہ باہمی اتّحاد کا مظاہرہ کرے تو اِن شاءاللہ تعالٰی بہت جلد عروجِ رفتہ دوبارہ سے نصیب ہو گا۔

شرعی مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مسلمان اپنی زبان کے ذریعے قرآنِ عظیم کی تلاوت کرتا ہے، ذِکرِ الٰہی کی سعادت ملتی ہے اور دُرودِ پاک پڑھنے کا شرف عطا ہوتا ہے؛ لہٰذا اُسے اپنا لعاب (تھوک) نَجاست (پیشاب وغیرہ) پر پھینکنے کی اجازت نہیں، تاہم واش روم کی دیوار وغیرہ، یعنی کسی پاک جگہ پر تھوکنا جائز ہے (البتہ نفاست کا لحاظ رکھنا چاہیے)۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد:4، صفحہ:604، ملخصًا، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ)

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! اور آپ ﷺ کے ساتھ نسبت کی قدر جاننے اور اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی سعادت سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غـــزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات کا شکار جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے! خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!